نظرات

دنیا میں انسان کو جہاں راحت و خوشی اور آسائشیں مہیا ہیں وہیں انسانی زندگی خطرات و مشکلات اور پریشانیوں سے بھی بھری ہوئی ہے۔ اور کسی بھی خوشی یا غمی کو ہم مرضیٔ مولا ہی کہیں گے۔

امسال منیٰ میں حج کے دوران میں رمی جمرات کے وقت جو المناک حادثہ رونما ہوا اور جس میں ہزاروں حاجی جاں بحق ہوگئے اس پر ہر انسان کو دکھ و صدمہ ہوا ہے۔ مگر ہونی کو ٹالنا انسانی بس سے باہر ہے۔ مشیتِ ایزدی کے آگے بندہ کی لاچاری قدم قدم پر دیکھنے کو ملتی ہے اس پر بھی انسان کی اکڑ اور بلند بانگ دعوے بند نہیں ہوتے ہیں۔ اس سے زیادہ سرکشی بندے کی اور کیا ہوگی۔ تمام انسانی تدبیریں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے آگے دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔ غافل انسان اللہ کی ہونی اور انہونی کا مشاہدہ کرنے کے بعد بھی اپنے کو سنبھالنے کے قابل نہیں بنا سکا ہے یہ خود ایک ٹریجڈی ہے، جو اس ماڈرن دنیا کی چکا چوند کی وجہ سے انسان کو بیدار نہیں کر سکی ہے۔

ہر صاحب استطاعت مسلمان کے لئے حج پر جانا ضروری و فرض ہے اور اس مسلمان کی خوش نصیبی کا کیا ٹھکانہ ہے جو فرائضِ حج ادا کرتا ہوا موت سے ہمکنار ہو جائے ایک طرح سے یہ اس کے لئے انعامِ خداوندی بھی ہے۔

اس مقدس سرزمین پر جس پر اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک چلے ہوں اس پاک سرزمین پر بحالت حج میں کسی مسلمان کا انجام بخیر ہو۔ وہ خداوند تعالیٰ کا مقرب بندہ ہے اور ایسے حاجیوں کا انجام بخیر ہم سب کے لئے قابلِ رشک ہی ہے۔

موت ہر انسان کا مقدر ہے ہر شے فانی ہے۔ جو پیدا ہوا ہے اس کے لئے فنا بھی ہے۔ لیکن وہ موت جس میں اللہ کی رضا و خوشنودی کی صاف جھلک موجود ہو اس کی تمنا ہر مسلمان کی دلی آرزو ہے۔

رمی جمرات کے دوران میں امسال جو بھگدڑ مچی اور جس میں ہزار کے قریب بندگانِ خدا

لقمۂ اجل ہوئے یہ دنیاوی لحاظ سے ایک حادثہ ہے اور اس حادثہ میں ہم حج کے دوران میں مرنے والوں کے لواحقین سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے متعلقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

منیٰ جمرات حج کے دوران میں جو واقعہ رونما ہوا اس کے سلسلے میں کئی ملکوں نے عجیب و غریب تجویزیں پیش کرنا شروع کر دی ہیں جنھیں ہم افسوس ناک کہے بغیر نہ رہیں گے۔ ایک ملک نے یہ تجویز پیش کر کے تو تمام بین الاقوامی قواعد کی دھجیاں اڑا دی ہیں کہ حج کا بندوبست و انصرام کسی بین الاقوامی ادارے کے ہی سپرد کر دیا جائے۔ یہ دینی لحاظ سے تو ہے ہی غلط مگر اقوامِ متحدہ کے چارٹر کے بھی سراسر خلاف ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سعودی عرب حکومت کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی بدترین اور قابلِ مذمت تجویز ہے۔

افسوس اس بات کا اور بھی زیادہ ہے اس تجویز کی حمایت ان بعض مسلم ملکوں نے بھی کی ہے جن سے ایسی لچر اور بیہودہ تجویز کی امید نہیں رکھی جا سکتی تھی۔

اطمینان کی بات ہے کہ ہندوستان کے علمار کرام نے مذکورہ بالا بیہودہ تجویز کی سخت لفظوں میں مذمت کی ہے اور شاہی امام جامع مسجد دہلی کا اس سلسلے میں واضح بیان ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ترجمانی کا حق ادا کرتا ہے۔

ہندوستان میں سعودی عرب کے قائم مقام سفیر جناب عبدالرحیم ابوعوف نے مذکورہ تجویز کو شرارت آمیز اور سیاسی اغراض پر مبنی بجا طور پر قرار دیا ہے۔ سعودی عرب کے محترم سفیر کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ حج کے دوران بھگدڑ مچنے اور سینکڑوں حاجیوں کے مرنے جیسے واقعات کی ذمہ داری ان مسلم اور غیر مسلم ممالک کی سرکاروں پر ہے جو اپنے شہریوں کو حج کے طور طریقوں سے آگاہ کئے بغیر سعودی عرب کے لئے روانہ کر دیتی ہیں۔ حج کے دوران میں حرمین شریفین کا بندوبست کسی دوسرے مسلم ملک کو سونپے جانے کی کسی ملک کی تجویز پر محترم سفیر سعودی عرب کا فرمانا ہے کہ سعودی عرب حج جیسے مقدس معاملہ میں سیاست شامل کرنے کی ہر کوشش کی مذمت کرتا ہے۔ سعودی عرب حکومت حج کے بعد حج کے دوران ہونے والے واقعات کا ہر سال جائزہ لینے کے بعد اگلے حج کے لئے مناسب

بندوبست کرتی ہے لیکن اسمیں کسی باہر کے شخص کی رائے شامل کرنیکی کوئی ضرورت نہیں ہے

سعودی عرب کے سفیر جناب ابو عوف نے بالکل درست کہا کہ حج کرنے سعودی عرب پہنچنے والے بہت سے حاجیوں کو ارکان حج کا علم نہیں ہوتا۔ سعودی حکومت نے حرم شریف میں پورے کی طرف سے جمرہ کی طرف بڑھنے کا راستہ مقرر کیا ہے لیکن کئی حاجی مخالف سمت میں چل پڑتے ہیں۔ سعودی سرکار ہر سال حاجیوں کے لئے بہتر انتظامات کرتی ہے۔ اب مکہ و مدینہ میں پانی کی ٹنکیاں لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ وہاں تیز گرمی سے حاجیوں کو راحت دلائی جاسکے اس کے علاوہ عرفات کے میدان میں دو ہزار درخت بھی لگائے گئے ہیں۔ سعودی سفیر نے یہ بھی کہا کہ بدانتظامی کا ایک سبب دوسرے ملکوں سے حج کے لئے آنے والے وہ بھی ہیں جو وہاں پہونچکر چائے یا پانی فروخت کرنا شروع کردیتے ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ حج جیسے مقدس فرض کو کچھ لوگ تجارتی حصول کا ذریعہ بناتے ہیں۔

ہمیں اپنی کمیوں اور غلطیوں کا احساس کرنا چاہیئے نہ کہ خواہ مخواہ سعودی عرب کی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ایسی بھروبے ہودہ تجاویز پیش کریں جس سے حج جیسا مقدس فریضہ دینی بھی سیاسی بازیگروں کا کھلونہ بن جائے۔ ہمیں ایسے موقع پر سعودی عرب کی سرکار کے ساتھ ہمدردی وتعاون کرنا چاہیئے اور ایسے اداروں یا ملکوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے جو حج کے دوران ہوئے حادثہ کی آڑ میں اپنے مکروہ ناپاک منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اسلام دشمن طاقتوں کی شہ پر سعودی عرب سرکار کو مطعون و بدنام کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ ہم ان کالموں کے ذریعہ سعودی عرب سرکار پر حج کے موقع پر اس کے بہتر سے بہتر انتظام و انصرام کا اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ایسی ہر تجویز و بیان کی سخت ترین مذمت کرتے ہیں جس سے سعودی عرب کی سرکار کو الجھن و پریشانی کا سامنا

ایک جائزے کے مطابق تمام دنیا میں مسلمانوں کا تعلیمی معیار انتہائی پست ہے۔ ہندوستانی مسلمان تو اس معاملے میں اور بھی زیادہ بچھڑے ہوئے ہیں۔ آخر انھیں اس طرف کیوں نہیں سوچنے کا موقع ملتا۔ کیا وہ جب بیدار ہوں گے جب ان کی تعلیمی پسماندگی لاعلاج ہو گی۔ کینسر کے مریض کو ابتدا میں تو قابو میں کیا جاسکتا ہے لیکن جب مرض کینسر انتہا کو پہنچ